حفظ قرآن مجید نصاب اور طریقہ کار

تحریر: مولانا اسعد اعظمی استاذ جامعہ سلفیہ بنارس

۱۔ **ترتیل وتجوید کا اہتمام:** قرآن کو مخارج حروف کی رعایت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا شرعاً وعرفاً مطلوب ہے، قرآن عربی زبان کی کتاب ہے، اس کے حروف کے مخارج وصفات پر ماہرین نے تفصیل سے بحث کی ہے، ان حروف کے نطق وادائیگی میں بے اعتنائی ولا پرواہی سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، خاص طور سے ہماری اردو اور ہندی زبان میں عربی زبان کے بظاہر متشابہ حروف کو یکساں طور پر ادا کیا جاتا ہے اور بے خبری میں قرآن پڑھتے وقت بھی اس پر دھیان نہیں دیا جاتا، مثلاً: ھ اور ح میں فرق، س، ش، ص، ث کی ادائیگی میں تمیز، ذ، ز، ظ، ض کے تلفظ میں امتیاز پر توجہ نہیں دی جاتی۔

اس لئے ضروری ہے کہ حفظ میں داخلہ لینے والے طالب علم کی سب سے پہلے نطق اور مخارج کی اصلاح کرائی جائے، اس کیلئے اگر کوئی مدت مخصوص کرلی جائے تو بہتر ہے تاکہ حفظ شروع کرانے میں زیادہ تاخیر نہ ہو، اس موضوع کی ابتدائی کتابوں سے بھی مدد لینا چاہیے، ابتداءً نطق ومخارج کی اصلاح کے بعد حفظ کا کام شروع کرا دیا جائے، بعدہ حفظ کی پوری مدت میں تجوید کی کتابیں پوری تفصیل وتشریح کے ساتھ پڑھائی جاتی رہیں۔

اس بات پر تنبیہ کی ضرورت اس لئے پڑی کہ بسا اوقات ایسے حفاظ سے سابقہ پڑتا ہے جن کی قرأت سن کر بڑی مایوسی ہوتی ہے، ان کی قرأت میں ''یعلمون تعلمون'' کے علاوہ کوئی چیز واضح نہیں ہوتی، پڑھتے وقت حروف کٹ جاتے ہیں، بسا اوقات حذف واضافہ کے بھی وہ مرتکب ہوتے ہیں، یہ سراسر قرآن کے ساتھ کھلواڑ ہے۔

۲۔ **درس کا طریقہ:** طالب علم کو جو سبق دیا جائے پہلے با تجوید اس کا ناظرہ پڑھایا جائے، جس میں ترتیل وتجوید کی رعایت کے ساتھ اعراب کی صحت ورموز اوقاف اور دیگر ضروری چیزوں کا خیال رکھا جائے، اگر ممکن ہو تو ایک سے زائد بار طالب علم سے سبق کے حصے کا ناظرہ پڑھوایا جائے، بالخصوص جب کہ طالب علم سے غلطیوں کا صدور ہورہا ہو۔ ابتداء میں استاذ کو چاہیے کہ طالب علم کو حفظ کا طریقہ بتلائے، مثلاً یہ کہ جس آیت کو یاد کرنا ہے اسے دیکھ کر دو تین بار پڑھے، اگر آیت لمبی ہے تو تھوڑا تھوڑا کر کے اسے یاد کرے، پھر ایک حصے کو دوسرے حصے سے ملا کر

پڑھے اور یاد کرے، پھر دوسری آیت کا حفظ شروع کرے، اسے مکمل یاد کرنے کے بعد دونوں آیتیں ملا کر پڑھے، اسی طرح ملا ملا کر پورا سبق یاد کرے۔ مقررہ حصہ یاد کرنے کے بعد اس کو اس طرح پڑھے گویا اپنے آپ کو سنا رہا ہے، بعدازاں یاد کردہ حصہ قرآن مجید کو دیکھ کر بھی پڑھے، تاکہ اندازہ ہو جائے کہ کیسا اور کتنا یاد ہے، اور کہیں کسی طرح کی کوئی غلطی تو نہیں ہو رہی ہے۔ اس کے بعد استاذ محترم کو پورا سبق سنائے۔ ہر نئے سبق کو پچھلے سبق سے ملا کر پڑھنا بھی ضروری ہے تاکہ دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہو جائیں۔

۳۔ آموختہ کیوں اور کیسے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی حفاظت کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے یہ قرآن بندھے ہوئے اونٹ سے کہیں زیادہ تیزی سے بھاگ نکلنے والا ہے''۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے آتی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صاحب قرآن کی مثال بندھے اونٹ کے مالک کی سی ہے جب تک وہ اس کا خیال رکھتا ہے وہ بندھا رہتا ہے اور اسے چھوڑ دے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے''۔

یہ اور اس قسم کی دوسری حدیثیں گویا اس بات پر تنبیہ ہیں کہ قرآن کے حفظ کردہ حصے کا بار بار مراجعہ کرتے رہنا ہی اس کی بقاء اور حفظ کی ضمانت ہے، اور اس سلسلے میں معمولی سی کوتاہی محفوظ حصے کو غیر محفوظ بنا سکتی ہے۔ اس لئے استاذ اپنے طلبہ کو ہمیشہ سبق کے ساتھ ساتھ آموختہ کو بھی دہرانے کی ہدایت کرتا رہے، اور اس کیلئے اسے باقاعدہ ایک نظام عمل بنا دینا چاہیے، مثلاً جب ایک ربع یا نصف کا حفظ ہو جائے تو آگے کا سبق لینے سے پہلے اس کا مراجعہ ضروری ہو۔

اسی طرح ایک پارہ یا ایک سورہ مکمل ہونے کے بعد اس کا مراجعہ ضروری ہو، ہفتہ بھر میں جتنا حفظ کیا جائے ہفتہ کے آخری دن اس کا مراجعہ ضروری ہو، ایسے ہی مہینہ، تین مہینے، چھ مہینے اور سال بھر کا بھی مراجعہ کرایا جائے۔ ہفتہ کے آخری دن ہر طالب علم کیلئے ایک مخصوص مقدار متعین کی جائے جسے وہ دو رکعت نماز میں جہراً پڑھ کر سنائے، پیچھے باقی طلبہ اس کی اقتداء کریں، اور باری باری تمام طلبہ اس عمل کو انجام دیں۔ اس سے حفظ شدہ حصے کا مراجعہ بھی ہوگا اور امامت اور قرأت کی بھی تربیت ہوگی، استاذ کی نگرانی اس عمل میں ضروری ہے۔

مذکورہ بالا طریقوں کے علاوہ مراجعہ کا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ روزانہ سبق کے ساتھ کم از کم ایک پارے کا آموختہ سنانے کا طالب کو مکلّف بنایا جائے، جب آموختہ سبق تک پہنچ جائے تو پھر ابتداء سے سنانا شروع

کرے، اور مستقل اس عمل کو جاری رکھے۔

۴۔ **حفظ کے اوقات**: یوں تو ہر مدرسہ میں تدریس کے اوقات متعین ہوتے ہیں جو پانچ سے چھ گھنٹے کے بیچ ہوتے ہیں، حفظ کے شعبے بھی عموماً انہی اوقات کے پابند ہوتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ شعبہ کچھ زیادہ وقت اور توجہ کا متقاضی ہے۔ صبح سویرے انسان کا ذہن ودماغ تروتازہ ہوتا ہے اور اس کے جسم میں نشاط اور تازگی ہوتی ہے، اس وقت حفظ کرنا بے حد مفید مانا جاتا ہے۔ ''تکان، بیزاری اور صدمے وغیرہ کی حالت میں کچھ حفظ کرانا صحت کیلئے مضر بھی ہوتا ہے اور کافی وقت اور محنت صرف کرنے کے باوجود خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیشہ ایسے وقت یاد کرایا جائے جب دماغ تروتازہ ہو''۔

اس لئے بہتر یہی ہے کہ حفظ کے طلبہ کو فجر کی نماز سے فراغت کے بعد یاد کرنے کیلئے بٹھادیا جائے، کم از کم دو گھنٹے کے بعد انہیں ناشتہ اور کچھ آرام کا موقع دیا جائے، پھر وہ واپس آئیں اور حفظ میں مشغول ہوجائیں، ظہر سے کچھ پہلے تک اس میں لگے رہیں، ظہر کے بعد کھانا کھائیں اور آرام کریں، عصر کی نماز کے بعد کچھ دیر پڑھیں اور پھر ورزش اور سیر وتفریح کا انہیں موقع دیا جائے، بعد نماز مغرب پھر ان کی نشست ہو اور عشاء کے کچھ پہلے انہیں فارغ کیا جائے۔ اس طرح مجموعی طور پر دس تا بارہ گھنٹے حفظ کے طلبہ اپنے سبق وآموختہ سے جڑے رہیں، الحمدللہ جامعات ومدارس میں اس کا اہتمام ہے، اور اس شعبے کے اساتذہ اس پر بھرپور توجہ دیتے ہیں۔

۵۔ **شعبہ حفظ کی درسگاہ**: اس شعبہ کی درسگاہیں نسبتاً کشادہ ہوں تو بہتر ہے، تاکہ طلبہ جگہ لے کر آرام سے بیٹھیں اور یاد کریں، بیٹھنے میں ہر دو طالب علم کے مابین فاصلہ ہونا چاہیے تاکہ ایک دوسرے کی آواز سے زیادہ خلل نہ ہو، یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ بعض طلبہ کو بھیڑ بھاڑ میں اور آواز وشوروغل میں یاد کرنے میں سہولت معلوم ہوتی ہے اور بعض کو پرسکون ماحول میسر نہ ہو تو انہیں یاد کرنا دشوار ہوتا ہے۔

یہاں اس امر کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک استاذ کے زیر نگرانی اتنے ہی طلبہ رکھے جائیں جن کی تعلیم کا وہ حق ادا کرسکے، طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں ہر طالب علم کو وہ مطلوبہ وقت نہیں دے پائے گا اور تعلیم متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔

۶۔ **تعطیل کلاں میں بھی سبق**: شعبہ حفظ کے طلبہ کو لمبی چھٹیوں میں بالکل آزاد چھوڑ دینا بہت ہی مضر ہے، اس لئے استاذ کو چاہیے کہ تعطیل شروع ہونے سے پہلے ہر طالب علم کو اس کی وسعت کے مطابق تعطیل کی مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سبق کی تحدید کردے، جسے طالب علم چھٹی سے واپس آنے کے بعد استاذ کو سنائے، آموختہ کے مراجعہ کی بھی تاکید رہے اور چھٹی کے بعد اس کا بھی محاسبہ ہو۔

بعض معلمین کی تو یہ رائے ہے کہ شعبہ حفظ کے طالب علم کی کوئی چھٹی ہی نہ ہو، جب تک وہ حفظ کی تکمیل نہیں کر لیتا اسے اسی کام میں لگے رہنا چاہیے، اس لئے کہ چھٹیوں کے بعد عموماً طلبہ میں تکاسلی اور بے رغبتی محسوس کی جاتی ہے اور تعلیمی نشاط کے اعادہ میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔

۷۔ احکام ومسائل کی تعلیم: حفظ کی تکمیل کے بعد بعض طلبہ دینی تعلیم کے حصول میں لگ جاتے ہیں، اور حفاظ کی اچھی خاصی تعداد صرف حفظ ہی پر اکتفا کرتی ہے، اول الذکر گروپ تو تعلیم حاصل کر کے تلاوت وامامت کے احکام ومسائل سے روشناس ہو جاتا ہے، مگر جو طبقہ اس تعلیم سے محروم رہتا ہے احکام ومسائل کے تعلق سے وہ کافی الجھنوں کا شکار رہتا ہے۔ اس لئے حفظ کے ساتھ ساتھ ان مسائل کی کچھ تعلیم بھی طلبہ کو دی جانی چاہیے جن مسائل سے حفاظ کو عموماً سابقہ پڑتا ہے، مثلاً سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو، طہارت اور اس قسم کے دیگر مسائل، بالخصوص جو امامت سے متعلق ہوں، کاش کہ اس قسم کے مسائل پر مشتمل کوئی جامع اور آسان کتاب تحریر ہوتی جو شعبہ حفظ کے طلبہ کیلئے مقرر کی جاتی۔

احکام ومسائل کی تعلیم کے ساتھ قرآن پڑھنے پڑھانے کے آداب وفضائل کی تفہیم بھی شعبہ حفظ کے طلبہ کو ہونی چاہیے، تاکہ وہ اپنے مقام ومرتبہ کو پہچانیں اور اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کریں، افسوس کہ بے عمل وبداخلاق حفاظ بڑھتے جارہے ہیں اور بسا اوقات منبر ومحراب کے تقدس کو بھی پامال کرتے نظر آتے ہیں۔ قرآن کے کلمات و حروف سے اپنے سینے کو وہ معمور رکھے ہوتے ہیں مگر اس کے مفاہیم ومعانی سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ: (ربّ قاری للقرآن والقرآن یلعنه) ترجمہ: یعنی ''کتنے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں جن کو قرآن خود لعنت کرتا ہے''، بایں طور کہ وہ قرآن میں پڑھتا ہے: ﴿ألا لعنة الله على الظالمين﴾، ﴿فنجعل لعنة الله على الكاذبين﴾ جب کہ وہ خود ظالم ہوتا ہے، کاذب ہوتا ہے، گویا اس طرح اس نے اپنے آپ پر لعنت بھیجی۔ أعاذنا الله من الخذلان.

اللهم اجعل القرآن ربيع قلوبنا ونور صدورنا وجلاء أحزاننا وذهاب همومنا۔ وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين۔

ضرورت اسلامی ریسرچ سکالرز

لاہور کے ایک قدیمی جماعتی ادارے کے لئے اسلامی ریسرچ سکالرز کی ضرورت ہے۔ جو علوم قرآن حدیث، عربی لغت وادب میں مہارت ودسترس رکھتے ہوں۔ معلومات کی وسعت علم کی پختگی، معتبر تحریر نیز اسلامی ریسرچ کا ذوق رکھنے والے سنجیدہ اور مستقل مزاج اہل علم وقلم اور شیوخ التفسیر والحدیث اپنی تعلیمی اسناد اور علمی خدمات کے ہمراہ جلد بالمشافہ یا بذریعہ فون رابطہ فرمائیں۔

المعلن: حافظ محمد اسلم ☆ رکن دار المعارف۔ الجامع المبارک ریلوے روڈ لاہور۔ 0333-4202019